اسیرانِ ختم نبوت ''دوالمیال'' کے اعزاز میں استقبالیہ

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

ضلع چکوال کے گاؤں دُوالمیال کی بنیادی وجۂ شہرت یہاں کے نامور فوجی افسران کی بدولت ہے۔جن میں سے بیشتر کا تعلق بدقسمتی سے قادیانی گروہ سے رہا ہے۔جنگ عظیم اوّل کے دوران اِس گاؤں کے 460 فوجیوں کی خدمات کے صلہ میں حکومت برطانیہ نے 1925ء میں یہاں ایک توپ نصب کی تھی جو دُوالمیال میں داخل ہوتے ہی دکھائی دیتی ہے۔ دُوالمیال کا نام دُوسری بار تب ملکی اور غیرملکی میڈیا پر آیا، جب 12 دسمبر 2016 کو میلادالنبی کے روایتی پُرامن جلوس پر قادیانیوں نے فائرنگ کرکے ایک مسلمان کو شہید اور سات سے زائد مسلمانوں کو شدید مجروح کر دیا تھا۔ پھر بجائے اِس کے کہ قادیانی ملزمان کو گرفتار کرکے عدالت کے کٹہرے میں لایا جاتا، اُلٹا تین ہزار مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کا کیس بنا کر 68 بے گناہ مسلمانوں کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ اِن قیدیوں میں سے دو ایسے معذور اَفراد بھی شامل تھے، جن میں سے ایک شخص دونوں ٹانگوں اور دُوسرا دونوں بازوؤں ہی سے محروم تھا۔ اِس پر تشدد اور اَذیتوں کا لامتناہی سلسلہ مستزاد تھا۔

اِس دردناک واقعہ کی خبر اگرچہ ہمیں چناب نگر میں مجلس احرار اسلام کے 12 ربیع الاوّل کے جلوس کے دوران ''ایوانِ محمود'' کے سامنے ایک دوست سے مل گئی تھی، مگر اِشتعال کے خدشہ کے پیش نظر جلوس کے شرکاء سے اِس واقعہ کو پوشیدہ رکھا گیا۔ دوسرے دن مجلس احرار اسلام کے مبلّغ مولانا تنویرالحسن کو جماعت کی مرکزی قیادت نے حالات معلوم کرنے کے لیے دُوالمیال روانہ کیا اور احرار رہنماؤں کی وہاں آمدورفت کا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ احرار رہنماؤں نے تب قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے نوجوان نعیم شفیق کے اہل خانہ سے تین وعدے کیے تھے کہ ہم حق المقدور مرحوم کے پسماندگان کی مالی، اخلاقی امداد اور اِن کی مظلومیت کو میڈیا کے ذریعے اجاگر کرنے میں تعاون کریں گے۔ الحمدللہ! ہم اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں سرخ رُو ہوئے۔ اِس واقعہ کی ابتدا ہی میں مجلس احرار اسلام نے مسلم لیگ ق کے رہنما اور ممتاز سماجی شخصیت جناب حافظ عمار یاسر کو تمام واقعات سے آگاہ کرکے اُن کو قانونی اور مالی معاملات میں متحرک ہونے کی ترغیب دی تھی۔ اللہ حافظ صاحب کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اِس کارِخیر میں شریک ہونے میں دیر نہ لگائی اور سب مصروفیات ختم کرکے مظلومین کی مدد کے لیے فوری اقدامات کیے۔ بلاشبہ انھوں نے تمام سیاسی وابستگیوں اور مفادات کو تحفظ ختم نبوت پر قربان کرکے وافر مقدار میں توشۂ آخرت کا ذخیرہ کیا۔ اگر حکمرانوں کی قادیانیت نوازی آڑے نہ آتی تو اِن بروقت اقدامات کے نتیجے میں مقبوضہ مسجد کی واگزاری سے لے کر مسلمانوں پر ناجائز مقدمات کے خاتمہ تک انتہائی مختصر وقت لگتا، مگر اِن مظلوم مسلمانوں کی دادرَسی کے لیے دیگر سنجیدہ حلقوں سے کوئی مؤثر صدائے احتجاج بلند نہ ہوئی اور نتیجتاً مسلمانوں پر آزمائشوں کا سلسلہ دراز ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اب پانچ ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ قادیانی قاتلوں کے خلاف تین ماہ گزرنے کے بعد بمشکل ایف آئی آر درج ہوئی، مگر سینتالیس نامزد قادیانی ابھی تک آزاد ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کی مسجد پر طویل عرصہ سے قادیانی قبضہ کیے ہوئے ہیں جو اِس واقعہ کے بعد سِیل کر دی گئی ہے اور اب

مسلمانوں پر مسجد سے دستبرداری اور ایف آئی آر کی واپسی کے لیے لگاتار دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ الحمدللہ مسلسل قانونی چارہ جوئی کے ذریعے 68/اسیرانِ ختم نبوت میں سے 47/ بھائی ضمانت پر رہا ہو چکے ہیں۔ 21/ مسلمانوں کی رہائی کے لیے قانونی جنگ جاری ہے۔ جیل سے باہر رہ کر تحفظ ختم نبوت کی مشعل کو فروزاں رکھنے میں دوالمیال کے ملک محمد ناصر، ڈاکٹر حامد خان، پروفیسر ندیم، محمد مجیب اور اُن کے رفقاء، جبکہ تلہ گنگ سے محمد سعید طور اور مجلس احرار کے احباب قابل صد تحسین ہیں۔

اَسیرانِ ختم نبوت رہا ہوئے تو اہل علاقہ نے اُن کے اعزاز میں 13/ مئی کو دُوالمیال میں ایک شاندار اِستقبالیہ پروگرام کا انعقاد کیا۔ جس میں علاقہ بھر کے مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تلہ گنگ سے جناب حافظ عمار یاسر کی قیادت میں ایک قافلہ روانہ ہوا۔ جبکہ حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نواسے حضرت حافظ سیّد محمد کفیل بخاری مدظلہٗ نائب امیر مجلس احرار اسلام، آزاد کشمیر کے علاقہ راولاکوٹ سے دورہ ختم کر کے اسلام آباد پہنچے، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن سے سانحۂ مستونگ پر اظہار ہمدردی کیا اور پھر سیدھا دُوالمیال تشریف لے لائے۔ اُن کے ہمراہ میاں محمد اُویس ڈپٹی جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام پاکستان اور ڈاکٹر محمد آصف (سابق قادیانی رہنما) بھی تھے۔ مولانا تنویر الحسن اور راقم (ڈاکٹر عمر فاروق) نے بھی تلہ گنگ سے روانہ ہو کر اِس مبارک مجلس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اَسیر ختم نبوت سید سبط الحسن کی تلاوت کے بعد ماسٹر محمد سلیم نے سانحہ دوالمیال کے حقائق و واقعات کو مختصراً دُہرایا اور متاثرین کے لیے مجلس احرار اسلام کی مساعی اور حافظ عمار یاسر کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ حافظ عمار یاسر نے مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اِس معاملہ میں اُن کی توجہ مبذول کرائی اور اَسیرانِ ختم نبوت کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے واضح کیا کہ اُن کی ہر سطح پر اِمداد و تعاون کا سلسلہ جاری رہے گا اور جب تک باقی اسیروں کی رہائی نہیں ہو جاتی۔ وہ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ حضرت حافظ سید محمد کفیل بخاری حفظہ اللہ نے مجلس احرار کے کارکنوں کی تاریخ ساز جدوجہد کی تعریف کی اور تحفظ ختم نبوت کے لیے جیل کی صعوبتیں اٹھانے والے مجاہدین ختم نبوت کو اُن کی رہائی پر مبارک باد دی۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام نجاتِ اُخروی کی ضمانت ہے۔ برصغیر میں حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑویؒ نے تحفظ ختم نبوت کا جھنڈا اُٹھایا، پھر اُن کے مریدِ خاص حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اِس مقدس مشن کو اَپنی زندگی کا مشن بنالیا۔ اب مجلس احرار اِسلام اِسی پاک مشن کو لے کر چل رہی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم یہاں کے غیرت مند مسلمانوں کے کام آسکے۔ انہوں نے کہا کہ لائق صد تحسین ہیں، اسیرانِ ختم نبوت! کہ جنہوں نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر پانچ ماہ تک اپنی ناتواں جانوں پر ظلم و تشدد کو برداشت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مشکل کی اِس گھڑی میں مجلس احرار اسلام پہلے دن سے آج تک آپ کے ساتھ ہے اور اِن شاء اللہ مسجد کی واگزاری اور آخری قیدی کی رہائی تک آپ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ سید کفیل بخاری مدظلہٗ نے بعد اَزاں موضع تترال میں شہیدِ ختم نبوت نعیم شفیقؒ کی یاد میں منعقدہ ایک یادگار محفل میں بھی شرکت کی، مرحوم کی قربانی کو خراج تحسین پیش کیا اور مرحوم کے والد ماجد اور اُن کے بھائی سعد رضا سے بھی ملاقات کی۔ یوں اِستقبالیہ اور تعزیتی نشت کے یہ ایمان افروز پروگرام اِختتام کو پہنچے۔ اِن دونوں تقریبات سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں عزم و ہمت اور جرأت و دِلاوری کے جذبات پیدا ہوئے۔ ایسے مخدوش حالات میں جب کہ اِن مظلومین کے حق میں کیا حکومت اور کیا اپوزیشن! کسی بھی جانب سے اُن کی تائید و حمایت کے آثار معدوم ہیں۔ ایسے مبارک اجتماعات یقیناً جرأت و حوصلہ کو مہمیز کرنے کا باعث ہیں۔